سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوارالحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مسئلہ ختم نبوت' احادیث کی روشنی میں

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين و كان الله بكل شئی عليما (سورة احزاب)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ باپ کسی ایک کے تمہارے مردوں میں سے لیکن وہ تو رسول ہیں اللہ کے' اور خاتم ہیں انبیاء کے اور اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا ہے۔

عن جبير بن مطعم عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی يمحیٰ بی الكفر وانا الحاشر الذی يحشر الناس علی عقبی' وانا العاقب الذی ليس بعده نبی (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' اور میں ماحی ہوں جس کے ذریعہ کفر مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں جس کے بعد لوگ اٹھائے جائیں گے' اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

مسئلہ ختم نبوت: محترم حاضرین! آج ایک انتہائی اہم اور اسلام کے بنیادی مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانے کے لئے خطبہ کے ابتداء میں آیت کریمہ اور حدیث طیبہ کی تلاوت کردی ہے وہ اصولی مسئلہ جس کو تسلیم کئے بغیر کوئی فرد مسلمان نہیں بن سکتا وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہے۔ قرآن میں حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں ایک صد سے زیادہ آیات میں بیان فرمایا گیا۔ ذکر کردہ آیت میں بھی آپ ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا صریح اور واضح اعلان ہے کہ محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کا کسی کا باپ نہ ہونے کا مطلب: یہ بات یاد رکھیں جہاں رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ وہ کسی مرد کے باپ نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی مذکر اولاد پیدا ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ آیت میں ''رجل'' یعنی مرد کی نفی ہے اولاد کی تعداد کے بارہ میں مختلف روایات ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد پر اتفاق ہے کہ چار تھیں۔ تمام صاحبزادیاں

حد بلوغت ازدواج، اسلام اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں۔ صاحبزادوں کے بارہ میں مختلف تعداد حتیٰ کہ آٹھ تک کا ذکر موجود ہے البتہ دو کی پیدائش پر تمام رواۃ کا اتفاق ہے جو کہ حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم ہیں ایک راوی کے مطابق حضرت قاسم دو مہینے کی عمر کو پہنچ کر وفات پا گئے اور ابوداؤدؒ کے مطابق حضرت ابراہیم صرف دو مہینے دس دن زندہ رہے۔ گویا ان میں سے کوئی برخوردار عہد طفولیۃ سے عہد شباب جہاں سے انسان کی جوانی شروع ہو کر اس پر رجل کا اطلاق ہوتا ہے نہ پہنچ سکے۔

لفظ خاتم کی تشریح: رب العالمین نے مرد یعنی بالغ اولاد کی نفی فرمائی۔ مجلس میں دینی علوم کے طلباء کی موجودگی کے پیش نظر اتنا عرض کر دوں کہ آیت کریمہ میں لفظ ''خاتم'' مذکور ہے تاء پر فتحہ ا (زبر) اور کسرہ (زیر) دونوں حرکات سے پڑھا گیا ہے، پہلے یعنی تاء پر زبر سے پڑھنے کی صورت میں معنی ''تمام انبیاء پر مہر'' اور تا پر ''زیر'' کا معنی تمام نبیوں کو ختم کرنے والا۔ دونوں حرکات سے پڑھنے کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب ایک تحریر، خط وثیقہ یا معاہدہ لکھ کر اس کے آخری حصہ پر مہر ثبت ہو تو اس کا صاف مطلب یہی ہوتا ہے کہ جہاں مہر لگ گئی اس سے اوپر والا حصہ یہاں پہونچ کر ختم ہو گیا۔ اگر مہر کے بعد تحریر کا اضافہ ہوا تو یہ غلط، جعلی اور جو سلسلہ پہلے سے جاری ہے اس کا حصہ نہیں۔ یہ قاعدہ یقینی ہے کہ خاتم کا لفظ تا کے زیر سے ہو یا زبر سے جب کسی مخصوص قوم یا جماعت کی طرف اضافت ہو اس کے معنی آخری کے ہوتے ہیں۔ اب آپ نے آیت میں سن لیا کہ خاتم کی اضافت نبیین کی طرف ہے اسلئے اس کے معنی آخر النبیین اور انبیاء کے ختم کرنے والے اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ہو سکتا۔

ختم نبوت کی نبوی تمثیل: اس آیت کی تفسیر صاحب قرآن نے خود فرمائی۔

وعن ابی هریرہؓ قال قال رسول الله ﷺ مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانه ترک منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجون من حسن بنیانه الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النبین (متفق علیه)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر انتہائی شاندار ہو مگر اس خوبصورت محل کے دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو، جب لوگ اس خوبصورت عمارت کی عمدگی کو دیکھیں تو عمارت کی حسن وخوبی سے وہ حیرت زدہ ہو جائیں مگر جب ایک اینٹ کے مقدار خالی جگہ دیکھیں گے تو وہ سخت تعجب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ پس میں اس اینٹ کی خالی جگہ کو بھرنے والا ہوں، اس عمارت کی مکمل تکمیل میری ذات سے وابستہ ہے اور انبیاء ورسل کا سلسلہ مجھ پر اختتام پذیر ہو گا۔

حدیث مذکورہ میں آنحضرت ﷺ نے نبوت کو ایسے مکان سے تشبیہ دی، جس کی تعمیر میں ہر پیغمبر کی نبوت ایک خشت کے

مانند لگ گئی ہر نبی اور رسول اللہ کی طرف سے جو شریعت، پیغام اور احکام لائے ان تمام احکامات، علوم اور پیغامات کے مجموعہ کو ایک اعلیٰ و شاندار محل اور خوشنما عمارت سے تعبیر فرمایا۔ جس دیوار میں تکمیل عمارت کیلئے ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی اس کے مکمل کرنے کیلئے ایک ایسے شخص کا انتظار تھا جو اس خالی جگہ کو پر کر کے محل کی تعمیر کا سلسلہ اور دروازہ مکمل طور پر ختم کردے۔ پچھلے انبیاء کی لائی ہوئی شریعت و ہدایت کے ذریعہ دین کا جو محل بن کر کچھ کسر باقی رہ گئی تھی، آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ کسر ہمارے آقا و محبوب ﷺ نے پوری کردی۔ وہ آخری اینٹ حضور ﷺ کی وجود مقدس تھی جس کے تشریف آوری سے خدا کا دین بھی مکمل ہوا، شریعت حقہ بھی کامل ہوئی اس لئے اب کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہ رہی۔

حضرت عیسیٰؑ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے: جہاں تک ہمارے اس پختہ عقیدہ کا تعلق ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ان کی تشریف آوری ہوگی مگر ان کی آمد نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ حضور اکرم ﷺ کے متبع کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور امت محمدی ﷺ کے دیگر مسلمانوں کی طرح وہ بھی ان کے قبلہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا فرمائیں گے۔ ان کی آمد سے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی کی حیثیت دنیا میں مبعوث نہ ہوگا۔ عیسیٰؑ کی نبوت کا دور تو حضور ﷺ کی آمد سے کافی عرصہ پہلے گزر چکا اب ان کی آمد بطور نبی نہیں بلکہ ایک مقتدی اور متبع کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰؑ کا امامت سے انکار سرکار دو عالم ﷺ نے ان الفاظ مبارکہ میں ذکر فرمایا۔

وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذہ الامة (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری جماعت میں ایک جماعت ہمیشہ کیلئے حق کے (غلبہ) کے لئے لڑتی رہے گی اور (مخالفین پر) غالب آئے گی۔ اور یہ سلسلہ (حق و باطل) قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ نے پھر فرمایا جب عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ (اسوقت مسلمان جنگ کی تیاری میں ہوں گے) ان کے امیر حضرت عیسیٰؑ کو دعوت دیں گے کہ آیئے ہمیں نماز پڑھائیں لیکن عیسیٰؑ ان کو امامت سے انکار فرما کر جواب دیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ تحقیق تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں۔ اس وجہ سے اللہ نے اس امت محمد ﷺ کو (دیگر امتوں پر) فضیلت و عظمت سے نوازا۔

حضرت مہدی امام اور حضرت عیسیٰ مقتدی ہوں گے: مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو امامت کی دعوت اس لئے دیں گے کیونکہ امامت کا حق اس شخص کو ہوتا ہے جو سب سے افضل ہو۔ مسلمانوں کا خیال یہ ہوگا کہ نبی اور رسول کی

حیثیت سے حضرت عیسیٰ ہم سب میں افضل ہیں۔ امامت کے حق دار بھی وہی ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کو تو معلوم ہوگا کہ نبوت و رسالت کا دروازہ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے کہیں میری امامت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دین مصطفویﷺ منسوخ ہو چکا ہے۔ یہی وجہ کہ حضرت عیسیٰؑ جب آسمان سے اتریں گے۔ صحیح مسلم کے مطابق سات سال زمین پر حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے دین محمدی کے مطابق لوگوں کو خیر پر عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کریں گے۔ البتہ امت محمدی کی عظمت و شرافت اور بزرگی کے پیش نظر نماز پڑھانے والا امام مہدی ہوگا۔ عیسیٰؑ ان کے پیچھے مقتدی کی حیثیت سے نماز ادا کریں گے اگرچہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت امام مہدی امام کی حیثیت سے مسلمانوں کو نماز پڑھانے کی کیفیت میں ہوں گے۔ عیسیٰؑ کی آمد پر ان کی خواہش ہوگی کہ عیسیٰؑ نبی کی حیثیت سے افضل ہونے کی وجہ سے میری جگہ آ کر مزید نماز جاری رکھیں۔ مگر اس وقت عیسیٰؑ لوگوں میں شبہ پیدا ہونے کی وجہ امامت سے انکار کر دیں گے۔ بعد میں پھر اور نمازوں کی امامت حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کیونکہ نبی کا جو مقام ان کو حاصل ہے۔ اس وجہ سے وہ امام مہدی سے افضل ہیں۔ بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جتنا عرصہ زمین پر حکومت و سیادت کا منصب سنبھالیں گے، وہ امت محمدی کے دین شریعت کے مطابق احکامات جاری کیا کریں گے۔ وہ ملت اسلامیہ کے ایک فرد ہوں گے، اب ان کے احکامات و تعلیمات کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہوگا نہ کہ انجیل۔

نزول عیسیٰؑ دلیل ختم نبوت: استاذی استاذ العلماء محقق العصر حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ فرمایا کرتے تھے، دور محمدیﷺ میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد ایسی ہے جیسے ایک گورنر کے صوبہ میں دوسرے گورنر کا آنا۔ جو پہلے والے گورنر کے احکام کا تابع ہو کر آئے گا۔ نیز عیسیٰؑ کا نازل ہونا ہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اگر دنیا میں نئے نبی کے آنے کا سلسلہ جاری رہتا تو پھر گزرے ہوئے انبیاءؑ میں سے نبی کو دوبارہ نبی کی حیثیت سے لانے کی ضرورت نہ تھی، حضورﷺ سے پہلے گزرنے والے انبیاء میں سے نبی کو دنیا میں واپس لانا ثبوت ہے کہ انبیاء علیہم کی تعداد آنحضرتﷺ کی بعثت پر مکمل ہو چکی ہے اسی وجہ سے سابق انبیاء علیہم السلام میں سے ایک پیغمبر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ نزول کے لئے متعین فرمایا۔ خاتم النبیین کا مطلب یہ کہ آنحضرتﷺ کے بعد کوئی نیا شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ کا تعلق انبیاء کے اسی جماعت سے ہے، جنہیں آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجا گیا۔

اعلان ختم نبوت: حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اعلان ہوا کہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" (سورۃ مائدۃ) ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام۔

اس آیت کے نزول کے بعد صرف اکیاسی دن حضورﷺ زندہ رہے۔ تکمیل دین کا اعلان اس بات کا واضح

ثبوت ہے کہ حضور ﷺ چونکہ سب سے آخر میں دنیا کو نبی کی حیثیت سے بھیجے گئے کہ نبیوں کے فہرست میں کوئی نبی باقی نہ رہا۔ اس تکمیل دین کے اعلان کے بعد اب قرآن وشریعۃ مطہرہ کامل ہے اس میں ترمیم وتبدیلی کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہوسکتی ہے اس لئے اب آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت قطعاً نہیں۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو اسلام کے تمام تعلیمات فضول ہوکر اسلام ناقص رہے گا۔ کیونکہ پھر تو اس نئے آنے والے نبی پر ایمان لانا ہوگا ورنہ قرآن حدیث اور شریعت پر عمل کرنے کے باجود اس نئے نبی پر ایمان نہ لانے والا کافر ہوگا۔ تو کمال دین تب ہوگا کہ جس نبی پر یوم عرفہ اکمال واتمام دین کا اعلان ہوا اسی پر خاتم الانبیاء ہونے کی حیثیت سے ایمان لایا جائے۔ اگر اس پر اسی محکم عقیدے کے مطابق ایمان واذعان نہ ہو پورا دین ناقص بلکہ ختم ہوجائے گا۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ پر کوئی حکم حلال وحرام کے بارہ میں نازل نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید کامل اور آخری کتاب ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ پر نازل ہونے والی کتاب ''خاتم الکتب'' ہے۔

محترم حاضرین! وقت کی کمی کے باعث ان دو آیات کریمہ کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں، تمام آیات جن کی تعداد سو سے زیادہ ہے نبوت کے انقطاع پر دلائل قطعیہ کی حیثیت سے قائم ودائم ہیں اور قیامت تک آنے والے انسان آپ ہی کی امت اور آپ ان سب کی طرف معبوث ہیں۔

احادیث متواترہ اور مسئلہ ختم نبوت: احادیث مقدسہ کی روشنی میں رحمۃ دو عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بے شمار روایات درجہ تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر آپ کے سامنے ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ آپ کی بھی ختم نبوت کے مسئلہ پر رہنمائی ہوسکے کہ نہ صرف قرآن بلکہ خود رسول کریم ﷺ سے بھی احادیث متواترہ صحابہ کرام کے واسطے سے بہت بڑی جماعت نے نقل کئے: **وعن العرباض بن ساریۃؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال انی عنداللہ مکتوب خاتم النبین وان آدم لمنجدل فی طینہ (رواہ فی شرح السنۃ)**

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے ہاں اسی وقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جس وقت (حضرت) آدمؑ اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ امام الانبیا ﷺ کا غرض اس جملہ سے یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کا قالب بھی بن کر تیار نہ ہوا تھا نہ اس میں روح پڑی تھی میرا اس دنیا میں خاتم النبیین کی حیثیت سے آنا رب العالمین نے لکھا ہوا تھا۔

وعن سعد ابن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الاانہ لانبی بعدی (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کررہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے لئے

ایسے ہی ہو جیسے موسیٰؑ کیلئے ہارونؑ تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی دنیا کو بحیثیت نبی آنے والا نہیں۔ یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے درمیان آپس کی قرابت داری، مرتبہ اور تعاون جو رہا یہ سارے اوصاف آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ کے درمیان موجود تھے اس لئے حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دی، لیکن آپ ﷺ نے ان دونوں کے مابین جو فرق تھا وہ واضح فرمایا۔ حضرت ہارونؑ نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

وعن جابرؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) میں تمام انبیاء اور رسولوں کا قائد ہوں گا۔ اور میں یہ بات فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ میں سلسلہ انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں (میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں) اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا (قیامت کے روز) سفارش کرنے والا پہلا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار: محترم حاضرین! آپ حضور ﷺ کے اخلاق حمیدہ کے سلسلہ میں بار بار سن چکے ہیں کہ اس عظیم اور برتر ہستی میں ریاء، خود نمائی اور تکبر کا نام و نشان تک نہ تھا مذکورہ حدیث میں لافخر کا ارشاد بھی ہر فضیلت و منقبت کے ساتھ بطور کسر نفسی فرما رہے ہیں کہ میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں اللہ کے ہاں جو حقیقی واقع ہونیوالی صورت حال ہے وہ بیان کر دوں نہ کہ میرا یہ بیان ازراہ فخر و مباہات ہے نیز میرا یہ اقرار اللہ کے مجھ پر عظیم نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے ہے. خطبہ کے ابتدا میں جو حدیث پیش کی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ''وانا العاقب'' کے معنی سب سے پیچھے آنے والا ہے اور آنحضرت ﷺ بھی تمام رسولوں اور انبیاء کے بعد دنیا میں تشریف لائے ہیں جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دنیا میں کوئی نیا نبی آنے والا نہیں۔ اور اگر کسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ کذاب ہوگا۔ معزز سامعین! نبوت کے ان جھوٹے دعویٰ کرنے والوں کا ذکر آپ ﷺ نے قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے فتنوں میں بھی فرمایا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے مسلمان ان انسانی شیاطین کے دام فریب میں پھنسنے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ ان فتنوں کے بارے میں حضور ﷺ کے ایک طویل ارشاد میں جن میں کئی معرکۃ الآراء واقعات رونما ہوں گے۔ صرف وہ حصہ ذکر کر رہا ہوں جس میں رسالت کے جھوٹے دعویداروں کا ذکر ہے۔

تیس جھوٹے دجالوں کا ذکر: **عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال لا تقوم الساعة حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله الخ** (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بڑے زبردست مکار و عیار پیدا نہ ہوں جو خدا اور رسول پر جھوٹ بولیں گے ان کی تعداد تیس کے

قریب ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے۔

حدیث میں دو جھوٹے نبوت کے دعویداروں کا ذکر: انبیاء کے خواب بھی وحی کی حیثیت رکھتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے ایک خواب دیکھ کر اس کی تعبیر نبوت کے دو جھوٹے دعویداروں کے موجودگی سے فرمائی۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذھب فکبر علی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فذھبا فاولتھما الکذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامہ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ (ایک دن) میں سو رہا تھا کہ (خواب) میں زمین کے خزانے میرے سامنے پیش کئے گئے۔ پھر میرے ہاتھ پر سونے کے دو کڑے رکھے گئے۔ جو مجھ پر بہت ناگوار ہوئے اس کے بعد مجھ پر وحی آئی کہ ان کڑوں پر پھونک مارو چنانچہ میں نے پھونک ماری وہ کڑے اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر ان دونوں جھوٹے (نبوت کے دعوی کرنے والوں سے کی۔ جن کے (باعتبار سکونت) میں درمیان میں ہوں ایک یمامہ والا دوسرا صنعاء والا ایک دوسرے روایت میں جسے ترمذی نے نقل کیا ہے اس طرح ہے ان میں سے ایک تو مسیلمہ ہے جو یمامہ کا باشندہ اور دوسرا عنسی صنعا کا رہنے والا ہے۔ اسود یمنی نے حضورؐ کے دنیا میں موجود ہوتے ہی نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضور ﷺ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ حضرت فیروز دیلمیؓ نے اسود کو مار کر اپنے انجام کو پہنچایا اور مسیلمہ کذاب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں دعوئے نبوت کر کے حضرت وحشیؓ کے ہاتھ واصل جہنم ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے خواب کی سچی تعبیر تھی کہ ان دونوں کو اپنے خباثت کی سزا دنیا میں مل کر اپنے آخرت کو بھی برباد کر دیا ان کے بعد کسی کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی جرات نہ ہوسکی۔ ان تین چار روایتوں کے علاوہ اور بھی کئی احادیث جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں تواتر کا درجہ حاصل کر چکی ہیں متواتر احادیث سے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ کی آمد تک کسی نبی کو خاتم النبیین کے لقب سے نہیں نوازا گیا۔ آپ ﷺ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو کر خاتم النبیین کے خصوصیت سے مالا مال ہوئے۔ قطعی نصوص سے مسئلہ ختم نبوت ثابت ہونے کے باوجود عالم کفر اور استعمار کے در پردہ ٹولے نے اس مسئلہ کو متنازعہ بنانے کی جو کوششیں کیں۔ اب نماز کا وقت ہو رہا ہے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ اس کے بارہ میں معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ حق تعالیٰ ہم اور جملہ مسلمانوں کو اسلام کے محکم عقائد میں نقب لگانے والوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ امین۔